الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دارالافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

| | | | |
|---|---|---|---|
| Name | :> Fahad Amir | Serial No | :> 6917 |
| Address | :> Karachi | Fatwa No | :> 43350 |
| Subject | :> نکاح | Date | :> 8/15/2009 |
| Writer | :> شہزاد حسین | Email | :> |

سیف اللہ رفیقہ

Assalam-o-Alaikum Sir, I need to know that what is the role of a wife. I mean, I got married on 20th June 2009, I got married to a girl of my own choice. In the beginning my parents were not at all happy, they used to say you are not old enough, i will turn 27 this september, but then they agreed. I paid all the expenses of my wedding, according to my parents, they spent a max of 30,000 Rs. Maximum. rest was arranged by me. then from the very next day of my wedding, things started to change from my parents side, which I saw myself. After the Valima, whatever my wife got as a gift, my mother kept it and told her that, none of these belongs to you, all of these are mine, secondly, my mother also took my whole salary, and only gave us 1000rs. to spend for the whole month. My father is also earning, and even my younger brother, is earning. my salary is 10,000rs. and then there came these sanctions, means, I donot know what should I do, one one side I have my wife, and on the other hand I have my m other, what should I do? my wife is also from a religious family, and knows her duties quite well, and when she asks me, to get her something new which i cant, then at that time i dont know wat to do? please I need help on this matter, what does Islam say about this problem. please help me out. Thank You Syed Fahad Amir

اسلام علیکم، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کے ایک بیوی کا کیا کردار ہوتا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میری شادی ۲۰ جون ۲۰۰۹ کو ہوئی، اور میری اپنی پسند کی لڑکی سے ہوئی۔ شروع شروع میں میرے والدین بالکل خوش نہیں تھے وہ کہتے تھے کہ تم ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے ہو۔ میں ستمبر میں ۲۷ سال کا ہو جاؤں گا، پھر بعد میں وہ راضی ہو گئے۔ میں نے اپنی شادی کے تمام اخراجات اٹھائے اور اپنے والدین کے مطابق انہوں نے زیادہ سے زیادہ ۳۰،۰۰۰ روپے خرچ کئے باقی بندوبست میں نے کیا۔ پھر شادی کے اگلے دن سے ہی میرے والدین کی طرف سے تبدیلیاں شروع ہو گئیں جن کا مشاہدہ میں نے خود کیا۔ ولیمہ کے بعد جو کچھ بھی میری بیوی کو تحفے میں ملتا، میری والدہ اپنے پاس رکھ لیتی اور بیوی کو کہتی کے اس میں سے کچھ تمہارا نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ میرا ہے، اور دوسری بات یہ ہے کہ میری والدہ نے میری پوری تنخواہ لے لی اور ہمیں صرف ۱۰۰۰ روپے دیتی تھی پورے مہینہ چلانے کیلئے، میرے والد بھی کماتے ہیں اور میرا چھوٹا بھائی بھی۔ میری ماہانہ تنخواہ ۱۰،۰۰۰ روپے ہے پھر یہ مسائل آگئے میرا مطلب ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میں کیا کروں ایک طرف میری بیوی ہے اور دوسری جانب میری والدہ، میں کیا کروں؟ میری بیوی بھی ایک مذہبی گھرانہ کی ہے اور اپنی ذمہ داریاں اچھی طرح جانتی ہے۔ اور جب وہ مجھ سے کوئی چیز خریدنے کو کہتی ہے جسے میں خرید نہیں سکتا تو اس وقت مجھے پتہ نہیں کے میں کیا کروں؟ مجھے اس معاملہ میں مدد کی ضرورت ہے، اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے، میری مدد فرمائیں شکریہ سید فہد امیر

الجواب حامدًا ومصلیًا

اگرچہ والدین کے بڑے حقوق ہیں اور انکے سامنے کلمۂ اُف تک کہنے کو منع کیا گیا ہے جس کی بناء پر سائل کو اپنی والدہ یا والد کے ساتھ کسی قسم کی بدتمیزی (جاری ہے...)

یا ان کے ساتھ باہم الجھنا جائز نہیں، مگر سائل نے خاصکر اپنی والدہ کا اسکی بیوی کے ساتھ جو رویہ ذکر کیا ہے وہ قطعاً ایک والدہ کی شان کے لائق نہیں اور خاصکر اس صورت میں جب وہ شادی سے پہلے مذکور رشتہ پر بخوشی راضی بھی ہوگئے تھے، اسلیئے والدہ پرلازم ہے کہ وہ بلاوجہ شرعی بیٹے اور بہو کے ساتھ زیادتی نہ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں بموافق ضرورت پورا خرچہ بھی دے۔

ورنہ شرعاً سائل پرلازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نان ونفقہ مہیا کرے اور اسکی دیگر ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ اسے الیسی رہائش بھی فراہم کرے جس میں وہ اپنے سامانِ جہیز کی حفاظت کے ساتھ اپنی مرضی وآزادی کے ساتھ ازدواجی زندگی بھی گزار سکے۔ جبکہ سائل پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ الگ رہ کر بھی حسب وسعت والدین کی خدمت کو اپنی سعادت مندی سمجھ کر کرتے اور اُن کے ادب واحترام میں کسی قسم کی کوتاہی بھی نہ کرے۔

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیٰمۃ الحدیث (مشکوٰۃ ص ۴۳۴)

قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما الآیۃ (سورۃ بنی اسرائیل ۲۳)

وفی الدر: کتاب الھبۃ: (ھی) لغۃ التفضل علی الغیر ولو بغیر مال وشرعا (تملیک العین مجانا) (الی قولہ) (وسببھا ارادۃ الخیر للواھب) دنیوی کعوض ومحبۃ الخ (ج ۵ ص ۶۸۷)

واللہ أعلم وعلمہ أتم

بندہ شہزاد حسین عفی عنہ

دارالافتاء جامعۃ البنوریۃ کراچی

۸ جمادی الثانیۃ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبداللہ شوکت [illegible]
دارالافتاء جامعہ [illegible]
۱۲ رجب [illegible] ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۱۱ جمادی الآخرۃ ۱۴۳۱ھ

رئیس

دارالافتاء
۶۹۱۷
۲۷/۵/۱۰

دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

[illegible]